ازعدالت عظمیٰ

15 ستمبر
1959

عبدل رحمان محمد یوسف

بنام

محمد حاجی احمد اگبوتوالا و دیگر

(سید جعفر امام اور کے این وانچو، جسٹس صاحبان)

ضابطہ فوجداری- ہتک عزت-فردِجُرم میں بیان کردہ حقائق جن کا شکایت میں کوئی ذکر نہیں ہے-اگر ضروری ہو تو الگ سے شکایت کریں- مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898 (V بابت1898)، دفعات 198اور238 (3) ۔

اپیل کنندہ نے مدعا علیہ و دیگر کے خلاف مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعات385 ،389 ، 500/109 کے تحت شکایت درج کرائی۔ٹرائل عدالت نے پایا کہ اپیل کنندہ کو بدنام کرنے یا اس سے رقم وصول کرنے کی کوئی سازش نہیں تھی اور صرف مدعا علیہ کے خلاف مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 500 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا۔ یہ پایا گیا کہ الزام میں مذکور حقائق شکایت میں بیان نہیں کیے گئے تھے۔ٹرائل کورٹ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے کہ مدعا علیہ پر جس جرم کا الزام لگایا گیا تھا اس کے سلسلے میں ایک علیحدہ شکایت درج کی جانی چاہیے تھی، اسے بری کر دیا۔عدالت عالیہ نے ٹرائل عدالت کے حکم پر نظر ثانی کے لیے اپیل کنندہ کی درخواست کو اس تبصرے کے ساتھ مسترد کر دیا"کوئی جرم نہیں پایا گیا اسلئے مسترد کیا گیا"اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی ۔

یہ مانا گیا کہ لگایا گیا عائد کیا گیا فردِ جرم علیحٰدہ جرم تھا، حالانکہ ایک ہی قسم کا تھا، اس جرم سے جس کے بارے میں شکایت میں حقائق بیان کیے گئے تھے۔اس علیحدہ جرم کے لیے توضیعات کے مطابق ایک علیحدہ شکایت مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198 کے تحت درج کی جانی چاہیے تھی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198 کی توضیعات لازمی ہے۔اپیل میں عدالت عظمیٰ وہ کر سکتی تھی جو عدالت عالیہ کر سکتی تھی۔مدعا علیہ کو حکم برأت کالعدم تھا، اور مناسب حکم خارج کرنے کا ہونا چاہیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

فوجداری اپیلیٹ دائرہ اختیار :فوجداری اپیل نمبر174 بابت1956۔

1953کے کیس نمبر 532/S میں ایوان صدر نشینی مجسٹریٹ، 15 ویں عدالت مزگاؤن، بمبئی کے 14 دسمبر 1954 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی 1955 کی فوجداری نظر ثانی کی درخواست نمبر 392 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 15 اپریل 1955 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے: ای بی گھوسوالا اور آئی این شراف۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے: سی۔ بی۔ اگروالا، جے ۔ بی۔ داداچنجی، ایس۔ این۔ اینڈلے اور رامیشور ناتھ۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے: ایچ جے امریگر، آر ایچ دھبر اور ٹی ایم سین۔

15ستمبر1959 ۔عدالت کا فیصلہ جسٹس آئی امام نے سُنایاتھا۔

جسٹس امام: اپیل کنندہ کی طرف سے 4 دسمبر 1953 کو مدعا علیہ اگبوتوالا اور ایک فیروز بائی مزارخان کے خلاف دفعات389 ,385 اور 500/34اور مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعہ 109 کیصدر نشینی مجسٹریٹ کی 15 ویں عدالت، مزگوان، بمبئی کے تحت شکایت درج کی گئی تھی۔ملزموں کو طلب کیا گیا۔چونکہ ملزم فیروز بائی مزارخان کو مدعا علیہ اگبوٹ والا(جسے اس کے بعد مدعا علیہ کہا گیا ہے)کے خلاف پیش کیے گئے مقدمے میں پیش نہیں کیا جا سکا۔:صدارنشین مجسٹریٹ شواہد پر مطمئن نہیں تھے کہ مدعا علیہ اور فیروز بائی مزار خان نے اپیل گزار کو بدنام کرنے یا اس سے رقم وصول کرنے کی سازش کی تھی۔انہوں نے یہ بھی مؤقف اختیار کیا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ مدعا علیہ کو معلوم تھا کہ فیروز بائی مزارخان جرم کاارتقاب کرہاتھا۔ اس نے مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعات 385 اور 389/34 اور109 کے تحت الزام عائد کرنے سے انکار کر دیا۔

تاہمصدرنشین مجسٹریٹ نے مجموعہ تعزرات بھارت کی دفعہ500 کے تحت مدعا علیہ کے خلاف ایک الزام وضع کیا۔ جس نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی۔شواہد پر غور کرنے کے بعد ان کی رائے تھی کہ مدعا علیہ نے 13 اکتوبر 1952کو ایک وکیل مسٹر پربھ کے سامنے وہ ہتک آمیز الفاظ کہے تھے جن کے ساتھ ان پر الزام لگایا گیا تھا۔وہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس رائے سے آگے تھے کہ مجموعی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198اس کے نوٹس لینے کی راہ میں حائل تھا۔اگرچہ شکایت متاثرہ شخص کی طرف سے کی گئی تھی، لیکن اس میں ان حقائق کا کوئی ذکر نہیں تھا جو اس جرم کا موضوع بنے جس کے ساتھ مدعا علیہ پر الزام عائد کیا گیا تھا۔مستغیث ، یعنی اپیل کنندہ نے ان حقائق کا ذکر نہیں کیا جس سے وہ جرم تشکیل پاتا ہے جس کے ساتھ مدعا علیہ پر الزام لگایا گیا تھا، الزام کو غلط طریقے سے تیار کیا گیا تھا۔صدر نشین مجسٹریٹ کی رائے تھی کہ اس جرم کے سلسلے میں شکایت درج کی جانی چاہیے تھی جس کے ساتھ مدعا علیہ پر الزام عائد کیا گیا تھا۔چونکہ حالیہ معاملے میں ایسا نہیں کیا گیا تھا اس لیے الزام کو غلط طریقے سے تیار کیا گیا تھا۔اس کے مطابق اس نے مدعا علیہ کو بری کر دیا۔

صدر نشین مجسٹریٹ کے فیصلے کے خلاف ایک نظر ثانی کی درخواست اپیل کنندہ نے بمبئی عدالت عالیہ میں دائر کی تھی جسے اس تبصرہ کے ساتھ مسترد کر دیا گیا تھا کہ" کوئی جرم نہیں ہونے کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا" اس کے بعد اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کے لیے اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کر لی۔

جب اپیل کنندہ نے صدر نشین مجسٹریٹ کے سامنے اپنی شکایت درج کرائی تو اس نے فیروز بائی مزارخان کے ہتک آمیز بیان کی نوعیت کا حوالہ دیا جس میں وہ نوٹس موجود تھا جو مسٹر این کے پراب نے اپنے موکل فیروز بائی مزارخان کی جانب سے انہیں بھیجا تھا۔اس کے بعد مراسلہ و کتابت کی بہت سی تفصیلات دینے کے بعد، اس نے شکایت کے پیراگراف 19 سے 24 میں مدعا علیہ کے کردار کا حوالہ دیا۔اپیل کنندہ کی طرف سے جو بھی الزامات لگائے گئے تھے وہ پوچھ گچھ کے بعد حاصل کردہ معلومات کا نتیجہ تھا۔جہاں تک مدعا علیہ کا تعلق ہے، ان پیرا گرافوں میں سب سے اہم پیرا گراف 22 ہے جو مندرجہ ذیل ہے :

"مجھے اپنی پوچھ گچھ کے نتیجے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ملزم نمبر 2 کو مواقع پر اور متعلقہ وقت پر ایک خاتون کے ساتھ مزگوان میں مذکورہ وکیل مسٹر پراب کے دفتر جاتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔میری پوچھ گچھ سے مزید پتہ چلا کہ ملزم نمبر 2 نے درحقیقت مذکورہ خط و کتابت اور شکایت درج کرنے مراسلہ میں اہم کردار ادا کیا تھا اور اگرچہ حقیقت میں شکایت ملزم نمبر 1 ملزم نمبر 2 کے نام پر درج کی گئی تھی لیکن اس کے پیچھے اصل شخص تھا۔ "

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آخر کاراس کے بعد اپیل کنندہ نے الزام لگایا کہ فیروز بائی مزارخان اور مدعا علیہ نے مل کر سازش کی تھی اور اپنے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے اسے جسم اور ساکھ اور جائیداد میں چوٹ لگنے کے خوف میں ڈالنے کی کوشش کی تھی اور انہوں نے بھتہ خوری کے مقصد سے ایسا کیا تھا۔اس کے مطابق انہوں نے زور دے کر کہا کہ ملزم نے مجموعہ تعزیرات بھارت کے دفعات 389 ,385 اور 500/34اور109 کے تحت جرائم کا ارتکاب کیا ہے۔

مقدمے کی سماعت میں مدعا علیہ کے خلاف جو الزام لگایا گیا تھا وہ مندرجہ ذیل تھا :

"میں، صدر نشین مجسٹریٹ، ایچ جی ماہمتورا، آپ محمد حاجی احمد اگبوتوالا پر درج ذیل الزام عائد کرتا ہوں :

"یہ کہ آپ نے بمبئی میں یا اس کے آس پاس بتاریخ 52-10-13 این کے پراب کے گواہ کو کچھ الزامات لگا کر یا شائع کر کے عبدالرحمن محمد یوسف کی بدنامی کی۔ مذکورہ عبدالرحمن کے بارے میں کچھ الزامات یہ ہیں کہ فیروز بائی مزارخان نامی ایک عورت اس کے پاس تھی، کہ اس نے اس سے شادی کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اس نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اور اس نے اس کے زیورات جس کی قیمت تقریبا 30,000 روپے تھی۔ زبانی الفاظ کے ذریعے نقصان پہنچانے کے ارادے سے یا یہ جانتے ہوئے یا یہ یقین کرنے کی وجہ رکھتے ہوئے کہ اس طرح کے الزامات سے مذکورہ عبدل رحمان کی ساکھ کو نقصان پہنچے گا اور اس طرح آپ نے مجموعہ تعزیرات بھارت 500 کے تحت اور میرے علم میں قابل سزا جرم کیا۔

"اور میں اس طرح ہدایت دیتا ہوں کہ آپ پر مذکورہ الزام پر مقدمہ چلایا جائے۔

"چارج کی وضاحت کی گئی۔

"ملزم قصوروار نہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

"یہ دیکھا جائے گا کہ یہ الزام اس بات پر زور دیتا ہے کہ مدعا علیہ نے وکیل این کے پرب کو ہتک آمیز الفاظ کہے تھے۔شکایت میں حقیقت کے طور پر یہ دعوی نہیں کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ نے مسٹر پرب سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

کوئی ہتک آمیز الفاظ کہے تھے۔مدعا علیہ کے خلاف اس میں جو سب سے زیادہ زور دیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ وہ وکیل پرب اور خود کے درمیان ہونے مراسلہ وکتابت کے سلسلے میں اور اپیل گزار کے خلاف فیروز بائی مزارخان کی طرف سے شکایت درج کرنے میں اہم کردار ادا کرتا تھا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ استدعا کی گئی کہ صدرنشین مجسٹریٹ کو یہ معلوم ہونے کے بعد کہ مدعا علیہ نے وکیل پرب کو الزام میں مذکور الفاظ کہے تھے، اسے مدعا علیہ کو بری نہیں کرنا چاہیے تھا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198 کا حکم صدرنشین مجسٹریٹ کی راہ میں کوئی حقیقی رکاوٹ نہیں تھا۔اس نے مجموعہ تعزیرات بھارت دفعہ 500/34اور109 کے تحت ایک جرم کا نوٹس لیا تھا۔ اور اپیل کنندہ کی طرف سے دائر شکایت پر ۔اگر مقدمے میں یہ ظاہر ہوتا کہ دفعہ 500 کے تحت جرم کا صرف ارتکاب کیا گیا تھا، یہ صدر نشین مجسٹریٹ کے لیے کھلا تھا کہ وہ اس جرم کا نوٹس لے، اس کے سلسلے میں علیحدہ شکایت کی ضرورت کے بغیر۔اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ اگر شکایت کو پڑھا جائے۔مجموعی طور پر اس نے اشارہ کیا کہ مدعا علیہ نے الزامات کا موضوع الفاظ ضرور کہے ہوں گے، اور یہ کہ یہ الفاظ مسٹر پراب کو صرف فیروز بائی مزارخان نے نہیں کہے تھے۔ آخر میں، یہ تجویز پیش کی گئی کہ اگرچہ یہ فرض کیا جائے کہلگائے گئے الزام کے لیے ایک علیحدہ شکایت درج کی جانی چاہیے تھی اور مجموعی ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198 کے پیش نظر الزام عائد کیے گئے جرم کا کوئی نوٹس نہیں لیا جا سکتا تھا۔ اور یہ کہ صدرنشین مجسٹریٹ کی رائے درست تھی کہ اس نے غلط طریقے سے اس طرح کا الزام لگایا تھا، یہ ان کا فرض تھا کہ وہ الزام کی منسوخی کے لیے عدالت عالیہ کو حوالہ دیں۔صدرنشین مجسٹریٹ نے مقدمے کی مزید کارروائی میں دائرہ اختیار کے بغیر کام کیا اور اس بنیاد پر حکم برأت ریکارڈ کیا کہ حقائق بیان کرنے والی شکایت، جس پر موجودہ الزام تیار کیا جا سکتا تھا، دائر نہیں کی گئی تھی۔

مدعا علیہ کی جانب سے اس بات پر زور دیا گیا کہ صدرنشین مجسٹریٹ نے مدعا علیہ کو صحیح طریقے سے بری کریاکیونکہ جرم کے لیے کوئی شکایت نہیں تھی۔ اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198 نے اسے الزام میں مذکور جرم کا نوٹس لینے سے منع کیا۔اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ ہتک عزت کا جرم کئی مواقع پر کیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

جا سکتا ہے۔الزام، جیسا کہ تیار کیا گیا ہے، ان ہتک آمیز الفاظ کا حوالہ دیتا ہے جو مبینہ طور پر مدعا علیہ نے مسٹر پراب کو کہے تھے۔یہ شکایت میں مذکور جرم سے ایک ہی قسم کا الگ جرم تھا۔

اس بات کی مزید نشاندہی کی گئی کہ اگرچہ صدرنشین مجسٹریٹ نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ مدعا علیہ نے مسٹر پرب پر لگائے گئے ہتک آمیز الفاظ کہے تھے لیکن اس نے کوئی بنیاد نہیں بتائی جس کی بنیاد پر وہ اس نتیجے پر پہنچے۔اگر پورے شواہد اور حاضر حالات کو مدنظر رکھا جائے تو یہ واضح تھا کہ پرب کے شہادت پر یقین نہیں کیا جا سکتا تھا۔یہاں تک کہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ صدرنشین مجسٹریٹ نے ملزم کو غلط طریقے سے بری کر دیا ہے تو یہ ایسا معاملہ نہیں تھا جس میں حکم برأت کو کالعدم قرار دیا جائے۔

اپیل کنندہ اور مدعا علیہ کی جانب سے دی گئی عرضیاں مہارت کے ساتھ پیش کی گئیں اور متعلقہ دلائل کی حمایت میں تفصیلی دلائل پر زور دیا گیا۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ صدرنشین مجسٹریٹ کے نتائج پر وہ حکم برأتقلم بندنہیں کر سکتے تھے۔جیسا کہ شکایت درج کی گئی تھی وہ مدعا علیہ کی طرف سے مسٹر پرب کو کہے گئے کسی بھی مبینہ ہتک آمیز الفاظ کے حوالے سے نہیں تھی۔اگرچہ صدرنشین مجسٹریٹ نے مسٹر پرب کی شہادت پر یقین کیا لیکن ان کی رائے تھی کہ انہوں نے الزام کو غلط طریقے سے تیار کیا کیونکہ شکایت میں وہ حقائق بیان نہیں کیے گئے جو اس جرم کو تشکیل دیتے ہیں جس کے ساتھ مدعا علیہ پر الزام عائد کیا گیا تھا۔ایسی صورت حال میں صدرنشین مجسٹریٹ کو حکم برأت قلم بند کرنے کے بجائے معاملے کو عدالت عالیہ کے نوٹس میں لانا چاہیے تھا تاکہ غلطی کو درست کیا جا سکے۔چونکہ معاملہ ہمارے سامنے اپیل میں ہے اس لیے ہم وہ کر سکتے ہیں جو عدالت عالیہ کر سکتی تھی۔

ہماری رائے میں، الزام عائد کیا گیا جرم ایک الگ جرم تھا حالانکہ ایک ہی نوعت کا جرم تھا جس کے بارے میں شکایت میں حقائق بیان کیے گئے ہیں۔اس علیحدہ جرم کے لیے ایک شکایت درج کی جانی چاہیے تھی اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198 کی توضیعات کی تعمیل کی گئی۔ہماری رائے میں اس سیکشن کی توضیعات لازمی ہیں۔یہاں تک کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 238 کی توضیعات کی اہمیت مجموعہ کی دفعہ 198 یا دفعہ 199 پر زور دیا گیا ہے۔اس سیکشن کی شق (3) میں خاص طور پر کہا گیا ہے کہ اس سیکشن کی توضیعات ان میں مذکور جرم کی سزا کا اختیار نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

دیتی ہیں۔ جسے دفعہ 198 یا 199 میں بیان کیا گیا ہے جب ان دفعات کے ذریعہ ضرورت کے مطابق کوئی شکایت نہیں کی گئی ہو۔صدر نشین مجسٹریٹ نے غلط طریقے سے الزام تیار کیا، جیسا کہ ریکارڈ پر ہے، جب الزام عائد کیے گئے جرم کے سلسلے میں کوئی شکایت درج نہیں کی گئی تھی اور جیسا کہ اصل میں درج کی گئی شکایت میں بیان کردہ حقائق جرم کو الزام کے طور پر نہیں بناتے تھے۔

صدر نشین مجسٹریٹ کے نتائج سے یہ واضح ہے کہ سازش اور تخفیف کا جرم، جیسا کہ درج کی گئی شکایت میں الزام لگایا گیا ہے، قائم نہیں ہوا تھا۔اس کے بعد اسے ملزم کو فارغ کر دینا چاہیے تھا اور کسی ایسے جرم کے لیے الزام وضع کرنے سے گریز کرنا چاہیے تھا جس کے سلسلے میں اس کے سامنے کوئی شکایت نہیں تھی جیسا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198 کی طرف سے ضروری ہے۔اس کے پاس اس فردِ جُرم کو مرتب کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا جو اس نے مرتّب کیا ہے۔اس لیے اس کے حکم برأت کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

اس اپیل میں یہ عدالت وہی کر سکتی ہے جو عدالت عالیہ کر سکتی تھی۔ہم اس کے مطابق اپیل کو منظور کرتے ہیں اور صدر نشین مجسٹریٹ کی طرف سے حکم برأت کو کالعدم قرار دیتے ہیں لیکن، صدر نشین مجسٹریٹ کے اس نتیجے پر کہ اس سے پیدا ہونے والی سازش یا اشتعال انگیزی کا کوئی جرم ثابت نہیں ہوا تھا، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ موجودہ شکایت کو خارج کر دیا جائے۔مدعا علیہ کو اسی کے مطابق فارغ کر دیا جاتا ہے۔

اپیل کو منظور کیا جاتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document